استقامتِ رسول ﷺ کے یادگار نمونے

امام مسجد الحرام فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر ماہر المعیقلی حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد: ایک مسلمان کی زندگی میں رول ماڈل اور قائد کی بڑی اہمیت ہے۔ ایک مسلمان کو ہمیشہ ایسی شخصیت کی ضرورت رہتی ہے کہ وہ جس کے نقش قدم پر چل سکے۔ وہ نمونہ عمل کہ جس سے وہ بھلے اخلاق سیکھ سکے، جسے دیکھ کر یا جس کے واقعات سن کر اسے تزکیہ نفس کی ترغیب ملے، ہمت جواں ہو جائے اور کمال کے مرحلے طے ہوتے جائیں۔

امت اسلام پر اللہ تعالیٰ کی ایک کرم نوازی یہ بھی ہے کہ اللہ نے اس کے لیے اپنا چنیدہ رسول اور مخلوق میں سے بہترین ہستی کا انتخاب فرمایا، دین اسلام پر چلنے میں، دین اسلام کے اخلاق واقدار پر عمل کرنے میں تا کہ وہ ساری امت کیلئے عملی نمونہ بن جائیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ''درحقیقت تم لوگوں کیلئے اللہ کے رسول ﷺ کی ذاتِ گرامی میں ایک بہترین نمونہ ہے، ہر اُس شخص کیلئے جو اللہ اور یوم آخرت کے دن کا امیدوار ہو اور جو کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔'' [الاحزاب] ویسے تو نبی کریم ﷺ کی ساری زندگی ہی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے مگر آپ ﷺ کی زندگی کا ایک پہلو بعض حوالوں سے زیادہ قابل توجہ ہے۔ وہ پہلو نبی کریم ﷺ کی ثابت قدمی کا پہلو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو دین پر کمال استقامت عطا فرمائی تھی، یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت سے آپ کی تائید فرمائی، آپ کو عزت اور بلند مرتبے سے نوازا اور ہر حال میں آپ کا ساتھ دیا۔ یوں نبی کریم ﷺ دین اسلام کے احکام پر آخری دم تک قائم رہنے میں ایک شاندار عملی نمونہ بن گئے۔

اے مسلمان معاشرے کے لوگو! نبی کریم ﷺ کی ثابت قدمی کی کئی ایک شکلیں اور بہت سی مثالیں ہیں جنہیں ہم آپ ﷺ کی بے مثل عملی زندگی، پر عطر سیرت اور بہترین اخلاق و کردار میں دیکھ سکتے ہیں۔ آپ ﷺ وحی الٰہی پر ویسے ہی ثابت قدم تھے، جیسے اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا، فرمانِ الٰہی ہے: تم بہر حال اُس کتاب کو مضبوطی سے تھامے رہو جو وحی کے ذریعہ سے تمہارے پاس بھیجی گئی ہے، یقیناً تم سیدھے راستے پر ہو۔'' [الزخرف] اس آیت مبارکہ میں فرمایا گیا کہ یقیناً تم سیدھے راستے پر ہو، ظاہر ہے آپ ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے تفویض کردہ پروگرام اور پیغام سے ذرہ برابر بھی نہیں ہٹے۔ نبی کریم ﷺ

رب تعالیٰ کی تعلیمات پر بخوبی قائم رہے اور کمال استقامت سے دین پر ڈٹے رہے، باوجود اس کے کہ مشرکین مسلسل آپ کو احکامِ قرآن سے پھیرنے کیلئے سازشوں میں لگے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر احسان فرماتے ہوئے فرمایا: ''اے محمد ﷺ! ان لوگوں نے اس کوشش میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی کہ تمہیں فتنے میں ڈال کر اُس وحی سے پھیر دیں جو ہم نے تمہاری طرف بھیجی ہے تاکہ تم ہمارے نام پر اپنی طرف سے کوئی بات گھڑو، اگر تم ایسا کرتے تو وہ ضرور تمہیں اپنا دوست بنا لیتے اور بعید نہ تھا کہ اگر ہم تمہیں مضبوط نہ رکھتے تو تم ان کی طرف کچھ نہ کچھ جھک جاتے۔'' [الاسراء]

اے اللہ کے بندو! ثابت قدمی کے حوالے سے ہمیں نبی کریم ﷺ کی زندگی میں واضح نظر آتا ہے کہ زندگی کے دوسرے مختلف میدانوں کی طرح آپ ﷺ عبادت میں بھی ثابت قدم رہے، مستقل مزاجی اور باقاعدگی کے ساتھ عبادت الٰہی میں لگے رہے۔ ہمیں آپ کی پاکیزہ سیرت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کی بندگی پر قائم رہنے کیلئے، نیکیاں کمانے کیلئے اور قربِ الٰہی حاصل کرنے کیلئے بڑا صبر اور جتن کیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات میں تہجد پڑھتے تو اتنی تہجد پڑھتے کہ آپ ﷺ کے مبارک قدموں پر سوزش آ جاتی۔ یہ دیکھ کر سیدہ نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! آپ اتنی عبادت کیوں کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف فرما دیئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو کیا میں اس کے بدلے میں اللہ کا شکر گزار بندہ بھی نہ بنوں۔'' [صحیح بخاری]

غور کیجیے کہ نبی کریم ﷺ عبادت میں اپنے آپ کو کتنا تھکا دیتے تھے، عبادت میں مشقت برداشت کرتے تھے، باوجود اس کے کہ آپ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ البتہ آپ اس لیے اتنی عبادت کرتے تھے کہ اللہ کی مزید قربت حاصل کر سکیں۔ صحیح مسلم میں ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی عبادت کا آغاز فرماتے تو اس میں مستقل مزاجی اپناتے۔ اگر کسی رات میں قیام نہ کر پاتے تو دن میں بارہ رکعتیں ادا کر لیتے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کو عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے دیکھا تو ان کے متعلق دریافت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس عبدالقیس قبیلے کا وفد آیا تھا، میں انہی کے ساتھ مصروف رہا جس کے باعث ظہر کے بعد کی سنتیں رہ گئی تھیں۔ میں نے اب وہی سنتیں ادا کی ہیں۔'' [صحیح بخاری]

ان باتوں کا یہ بھی مطلب نہیں کہ آدمی آپ ﷺ کی ہدایات اور سنت کے خلاف جاتے ہوئے اعتدال اور میانہ روی کی راہیں چھوڑ دے۔اس سلسلے میں سیرت رسول ﷺ کا وہ واقعہ بھی ہمیشہ ہمارے پیش نگاہ رہنا چاہیے کہ جب تین لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی بے پناہ عبادت کا سن کر اپنے عمل کو کم سمجھا تھا اور اپنے لیے ایک نیا طریقہ بنا لیا تھا۔جن میں سے ایک نے کہا تھا: میں تو ہمیشہ تہجد پڑھوں گا اور دوسرے نے کہا تھا: میں کبھی روزہ نہ چھوڑوں گا اور تیسرے نے کہا تھا: میں عورتوں سے علیحدہ ہو جاؤں گا اور کبھی شادی نہ کروں گا تو آپ ﷺ نے ان کی رہنمائی فرماتے ہوئے ان کے افکار کی تصحیح فرمائی۔فرمایا: میں سب سے بڑھ کر اللہ سے ڈرنے والا بھی ہوں اور سب سے بڑھ کر پرہیزگار بھی ہوں۔میں روزہ رکھتا بھی ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں، تہجد بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں نے شادی بھی کی ہے۔جو میرے طریقے کو ناپسند کرے گا وہ ہم میں سے نہیں۔[صحیح بخاری]

اے مسلمانو! نبی کریم ﷺ کی ثابت قدمی کا ایک پہلو یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنے اعلیٰ اخلاق اور سنہرے اصولوں اور اقدار پر ہمیشہ قائم رہے۔آپ ﷺ اپنے تمام اخلاق، اپنی عادات اور اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں انسانی کمال کا بے مثل عروج تھے۔میانہ روی بھی آپ ﷺ کی ثابت قدمی کی ایک مثال ہے۔ آپ ﷺ ایک ہی متوازن حال پر رہتے تھے۔حالات کی تبدیلی سے بدلتے نہیں تھے۔آپ ﷺ عبادت کے مراحل ایک ایک کر کے طے کرتے تھے۔کبھی مصیبتوں پر صبر کرتے نظر آتے، کبھی نعمتوں کا شکر کرتے دکھائی دیتے۔یہ بات یقیناً قابل غور ہے کہ مصیبت اور نعمت سے پہلے کا حال، مصیبت کے بعد کے حال سے بالکل مختلف نہ ہوتا تھا۔آپ نہ پریشان ہوتے تھے اور نہ مصیبت کی وجہ سے ناراضی کا اظہار کرتے تھے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہتے تھے۔آپ ﷺ کا حال غصے اور خوشی میں بھی ایک سا ہی ہوتا تھا۔آپ کبھی اپنے لیے کسی سے ناراض نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی ذاتی انتقام لیتے تھے، بلکہ آپ صرف اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو دیکھ کر غصہ فرماتے۔امن اور جنگ میں بھی آپ ﷺ کا حال برابر رہتا تھا۔جنگ میں بھی آپ ﷺ کبھی اصولوں سے انحراف نہ کرتے، مثلہ نہ کرتے، عہد و پیمان نہ توڑتے، بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کو نہ مارتے۔یقیناً رسول رحمت ﷺ رحم کرنے والے تھے، کمزور ہرگز نہ تھے۔آپ تواضع اختیار کرنے والے تھے۔قطعاً بےبس نہ تھے۔

جب آپ ﷺ کے دشمنوں نے آپ ﷺ کی سچائی، امانت، وفا اور بہترین اخلاق دیکھے تو انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔اے مسلمان معاشرے کے لوگو! نبی ﷺ کی ثابت قدمی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ

آپ ﷺ دعوتِ دین میں ثابت قدم تھے۔ مکہ کے دور میں طویل عرصے تک دن رات چھپ کر اور کھلے عام لوگوں کو اللہ کی توحید اور اس کی عبادت کی طرف بلاتے رہے۔ شرک اور بت پرستی سے خبردار کرتے رہے۔ آپ اپنی دعوت سے نہ کبھی تھکے نہ کبھی ہارے۔

جب مشرکین نے کوشش کی کہ وہ آپ کی دعوت راہ میں رکاوٹ ڈالیں تو بھی آپ کا عزم کم نہیں ہوا بلکہ آپ مزید ثابت قدم ہو گئے اور زیادہ محنت اور لگن سے اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے لگے۔ جب مشرکین نے آپ کے محترم چچا ابوطالب کے ہاتھ یہ درخواست بھیجی کہ آپ ﷺ دعوت کا کام چھوڑ دیں تو آپ ﷺ نے مکمل عزم اور پختہ ارادے کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا: جتنا تم سورج کا انگارا اتار لانے پر قادر ہو، اتنا ہی دعوت چھوڑنے پر قادر ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی اذیتوں کا مقابلہ بھی مکمل صبر سے کیا۔ قریش کی جانب سے کی گئی بادشاہت، مال اور منصب کی پیشکش کو ٹھکرا دیا، بلکہ اللہ کیلئے مشرکین کی گالیوں، مذاق اور جادوگری، پاگل پن اور جھوٹ جیسی تہمتیں بھی برداشت کیں۔ ایک مرتبہ مشرکین نے آپ ﷺ پر اتنے پتھر مارے کہ آپ کو شدید صدمہ پہنچا، کچھ وقفے کے بعد آپ ﷺ کو افاقہ ہوا، اس پر بھی آپ ﷺ نے صبر ہی کیا۔ ایک مرتبہ چادر اتنی سختی سے کھینچی کہ آپ ﷺ کی گردن مبارک شدت سے دب گئی، آپؐ نے اس پر بھی صبر کیا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ سجدے کی حالت میں تھے کہ آپ ﷺ کے سر پر اونٹنی کی بچے دانی ڈال دی گئی، آپ ﷺ نے اس پر بھی صبر کیا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ کے قدم مبارک زخمی کر دیئے، ایک مرتبہ مبارک چہرے پر زخم لگا دیا گیا اور ایک مرتبہ دانت مبارک شہید کر دیئے گئے اور بہت سی اذیتیں دی گئیں مگر میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان! آپ ﷺ صبر واستقامت پر قائم رہے۔ ان اذیتوں نے آپ ﷺ کی ہمت کم نہیں کی، آپ ﷺ نے ان کی پرواہ تک نہ کی اور استقامت کے ساتھ راہِ راست پر چلتے رہے۔ اللہ کی طرف بلاتے رہے، بھلائی کا حکم دیتے رہے اور برائی سے روکتے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے دیکھا نہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اصولوں پر اس کمال ثابت قدمی کا نتیجہ کیا نکلا؟

لوگ جوق در جوق اللہ کے دین میں داخل ہونے لگے اور دین کا راستہ روکنے والے شکست کھا کے اور پیچھے ہٹ گئے۔ آپ ﷺ اس دنیا سے یوں رخصت ہوئے کہ اللہ کا پیغام مخلوق تک ٹھیک ٹھیک انداز میں پہنچا دیا گیا تھا، بہترین انداز میں فرض ادا کر دیا گیا تھا اور امت کیلئے بہترین ناصح اور قائد ثابت ہو چکے تھے۔ یقیناً اذیت، سودے بازی اور بہکاوے کے مختلف مراحل میں آپ ﷺ کی ثابت قدمی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیلئے ایک عملی سبق کی حیثیت اختیار کر گئی۔ اسی لیے وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ اور آپ ﷺ کے بعد بھی ثابت قدم رہے۔ ہر مسلمان کو بھی

آپ ﷺ کے ان واقعات سے عقیدے، دینی اصول واقدار اور صحیح منہج پر ثابت قدمی کا سبق لینا چاہیے۔ ہر مسلمان کو مشکلات کے وقت کمزور نہ پڑنے، دین اور دعوتِ دین سے دور کرنے والے بہکاوے کا مقابلہ کرنا سیکھنا چاہیے۔

اے مسلمانو! نبی ﷺ کی ثابت قدمی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ مصیبت اور سخت وقت میں بھی ثابت قدم رہتے تھے۔ غزوۂ حنین کے موقع پر مسلمانوں کو شدید آزمائش کا سامنا ہوا، وہ اپنی تعداد کی کثرت پر اعتماد کرنے لگے تو پھر اس کی تعداد کا انہیں کوئی فائدہ نہ ہوسکا۔ مشرکین ان پر دوبارہ امڈ آئے اور ان کو شکست دینے ہی والے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے سکینت نازل فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کو ثابت قدمی نصیب فرمائی۔ آپ ﷺ ادھر اُدھر بکھر جانے والوں کو پکارنے لگے کہ لوگو! میرے پاس آجاؤ۔ میں ہی اللہ کا رسول ہوں، میں ہی محمد بن عبداللہ ہوں، اس موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ مہاجرین وانصار کی بہت تھوڑی تعداد رہ گئی تھی۔ پھر آپ ﷺ اپنے خچر کو دشمن کی طرف دوڑاتے ہوئے فرمانے لگے: میں اللہ کا سچا نبی ہوں، جھوٹا نہیں ہوں۔ میں ہی ابن عبدالمطلب ہوں' اس موقع پر بھی آپ ﷺ نے شاندار ثابت قدمی کا مظاہرہ فرمایا۔

اے میرے بھائیو! فتنوں، آزمائشوں اور مصیبتوں کے وقت ثابت قدمی اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندوں کی علامت ہے، اس سے ایمان اور یقین کی پختگی کا علم ہوتا ہے۔ تو اے اللہ کے بندو! اپنے دین پر ثابت قدم رہو۔ شریعت اسلامیہ سے جڑے رہو، تاکہ کامیابی حاصل ہوسکے اور سب فلاح پالو۔

دوسرا خطبہ

حمد وصلوٰۃ کے بعد: ثابت قدمی دین اسلام پر چلنے والوں کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ سے یہ دعا بھی کیا کرتے تھے کہ اللہ انہیں ہر حال میں ثابت قدمی نصیب فرمائے۔ دعائے نبوی ہے: ''اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین کی طرف پھیر دے۔''

اسی طرح رسول اللہ ﷺ یہ دعا بھی کرتے: ''اے اللہ! میں تجھ سے ہر معاملے میں ثابت قدمی کا اور نیکی میں پیش قدمی کا سوال کرتا ہوں۔'' چونکہ ثابت قدمی دینا اللہ ہی کے بس میں ہے اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت اور کرم نوازی ہے جس کا سوال رسول اللہ ﷺ بھی کیا کرتے تھے جن کی وحی کے ذریعے تائید کی گئی ہے اور جن سے نصرت اور فتح کا وعدہ کیا گیا ہے، وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مدد اور ثابت قدمی کا سوال کرتے تھے تو مسلمان کو بھی یہی زیب دیتا ہے کہ وہ سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے ثابت قدمی کا سوال کرے۔ اس کی طرف رجوع کرے اور عاجزی

کے ساتھ سوال کرے کہ وہ اس کے دل کو نہ پھیرے اور دنیا کی کسی عارضی چیز کیلئے اسے فتنے میں نہ ڈالے۔ اسی طرح مسلمان کو چاہیے کہ وہ ان لوگوں میں شامل ہونے سے بچنے کی کوشش کرے کہ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی قدم جمنے کے بعد اُکھڑ جائے۔'' [النحل] کیونکہ جب قدم پھسل جاتا ہے تو انسان کا حال بھی تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس آیت میں ایک ڈراوٴ بھی ہے کہ انسان استقامت، ہدایت اور حق کی راہ پر قائم ہونے کے بعد راہ سے ہٹ جانے سے بچے۔

اے مسلمانو! ثابت قدمی کا مفہوم یہ ہے کہ انسان ہدایت کے راستے پر چلتا رہے اور اس راستے پر چلنے کے تقاضے بھی پورے کرتے رہے۔ بھلائی کے کاموں کو مستقل مزاجی کے ساتھ کرتا رہے، ہمیشہ ایمان اور پرہیز گاری میں اضافے کی کوشش کرتا رہے۔ دین پر ثابت قدمی زیادہ دروس سننے سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ ثابت قدمی دروس میں آنے والی نصیحتوں پر عمل کرنے سے اور زندگی میں انہیں نافذ کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ''حالانکہ جو نصیحت انہیں کی جاتی ہے اگر یہ اس پر عمل کرتے تو یہ ان کیلئے زیادہ بہتری اور زیادہ ثابت قدمی کا موجب ہوتا۔'' [النساء]

اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے ایمان اور فرمان برداری کی وجہ سے انہیں ثابت قدمی نصیب فرماتا ہے۔ دنیا میں بھی آزمائشوں اور فتنوں کے وقت ثابت قدمی اور توفیق نصیب فرماتا ہے اور وہ توفیق الٰہی ہی سے اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور محرمات سے رکتے ہیں۔ مسلمان پر جب دنیا میں مصیبتیں آتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے صبر، شکر اور رضامندی کی توفیق دیتا ہے۔ اللہ کی توفیق ہی سے موت کے وقت اور قبر میں ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما! کفر اور کافروں کو رسوا فرما! اپنے موحد بندوں کی نصرت فرما! دین کے دشمنوں کو ہلاک فرما! اے اللہ! اس ملک کو اور تمام مسلمان ممالک کو امن اور سلامتی والا بنا۔ آمین

(بشکریہ ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور)

نائب ناظم مالیات مرکزیہ الحاج نذیر احمد انصاری کا انتقال پُر ملال

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب ناظم مالیات اور حضرۃ الامیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر کے دیرینہ ساتھی الحاج نذیر احمد انصاری انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. مرحوم پوری زندگی مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ساتھ وابستہ رہے۔ نماز جنازہ ممتاز عالم دین شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ مسعود عالم نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے قائدین اور کارکنوں نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔